امام حسین علیہ السلام ملٹری یونیورسٹی میں مسلح افواج کی مشترکہ گریجویشن تقریب - 3 /Oct/ 2021

امام حسین (ع) عسکری درسگاہ میں منعقدہ مشترکہ گریجویشن تقریب میں شریک فارغ التحصیل افراد سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے 3 اکتوبر 2021 کو رہبر انقلاب اسلامی امام خامنہ ای کے خطاب کا مکمل متن درج ذیل ہے:

بسم الله الرّحمن الرّحیم

الحمدالله ربّ العالمین و الصّلاة و السّلام علی سیّدنا محمّد و آله الطّاهرین سیّما بقیّة الله فی الارضین.

السّلام علی الحسین و علیٰ علی بن الحسین و علیٰ اولاد الحسین و علیٰ اصحاب الحسین الّذین بذلوا مهجهم دون الحسین علیه السّلام.

یہ تقریب منعقد کی جا رہی ہے جبکہ امام حسین علیہ السلام کی اربعین (40 ویں) کی خوشبو بیدار افراد کے قلوب اور روحوں کو تڑپا رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم سب امام حسین علیہ السلام کی درسگاہ میں تربیت پانے والوں میں شمار ہونگے۔ مجھے امید ہے کہ آپ نوجوان درسگاہِ امام حسین (علامتی طور پر بولتے ہوئے) میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کریں گے جیسا کہ آپ کی عسکری درسگاہ میں ہے۔ میں مسلح افواج کی عسکری درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں جو آج سے مسلح افواج میں ایگزیکٹو رینک میں شامل ہوں گے۔ میں ان تمام نوجوانوں کو بھی مبارکباد دینا چاہوں گا جنہوں نے آج اپنے ایپو لیٹس (عسکری نشان) حاصل کیے ہیں اور جو اسلامی جمہوریہ کی مسلح افواج میں داخل ہونے کے لیے پہلا قدم اٹھائیں گے۔ میں ایرانی قوم کو ایسے نیک ، صالح ، بہادر ، پرعزم ، بصیرت رکھنے والے نوجوانوں اور ایسے افسروں کے حامل ہونے پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں جو ان کی شاندار انداز میں تربیت کرتے ہیں۔
میرے پیاروں ، ہماری مسلح افواج اس بات پر فخر کرتی ہیں کہ وہ ہمارے عزیز ملک میں ایک مضبوط قلعہ ہیں۔ وہ ملک اور قوم کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہیں۔ جیسا کہ امیر المومنین [امام علی علیہ السلام] نے کہا ، "فوج ان شاءاللہ اپنے لوگوں کا قلعہ ہے۔" [نہج البلاغہ ، خط 53] ہمارے ملک میں حقیقی معنوں میں ایسا ہی پایا گیا ہے۔ آج ، ہماری مسلح افواج کی تنظیمیں - بشمول فوج ، گارڈ کور ، پولیس فورس اور بسیج - ملک کے اندر اور باہر دشمنوں کی طرف سے درپیش شدد خطرات کے خلاف حقیقی معنوں میں دفاعی ڈھال ہیں۔

ایسی قوم کے لیے سپاہی بننا باعث فخر ہے۔ آپ جو ہر ایک عسکری تنظیم کی فوجی وردی پہنے ہوئے ہیں، فخر محسوس کرتے ہیں کہ آپ اپنے آپ کو ایرانی قوم کے دفاع اور ملک کے اسلامی، قومی، انقلابی تشخص کے دفاع اور ایران کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے تیار ہیں۔

مسلح افواج کو دیکھتے وقت امن و امان اور ملکی سلامتی سب سے اہم مسئلہ ہے۔ کسی ملک کی سلامتی ترقی کے لیے تمام سرگرمیوں کا بنیادی ڈھانچہ ہے۔ تمام اقتصادی، سائنسی اور سیاسی سرگرمیوں اور صحت اور عوامی خدمات سے متعلق تمام سرگرمیوں کا بنیادی ڈھانچہ ملکی سلامتی ہے۔ اگر کسی ملک میں ملکی سلامتی کا فقدان ہو، تو یہ تمام اہم، ضروری سرگرمیاں بری طرح متاثر ہوں گی۔ اس لیے مسلح افواج کو اس بات پر فخر ہے کہ ان کے پاس یہ بنیادی ڈھانچہ ہے جو ان کے عزم، قوت ارادی اور اپنی جانوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ آپ کو اس نکتے پر توجہ دینی چاہیے۔ آپ کا ہر قدم اس عظیم مقصد کی طرف ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس سے خدا اور خدا

کے دوست خوش ہوتے ہیں۔

ملکی سلامتی کے بارے میں ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ یہ دوسرے ممالک کے ہاتھ میں نہیں ہونی چاہیے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ آج ، ہمارے لوگ اور ہمارا ملک اس بات کے عادی ہو چکے ہیں کہ ملک کی حفاظت ہماری اپنی مسلح افواج اور ہمارے اپنے لوگوں کے ہاتھ میں ہے ، لیکن دنیا میں ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا۔ آپ نے یورپیوں اور امریکہ کے درمیان حالیہ کشیدگی کا مشاہدہ کیا ہے، جس میں یورپیوں نے اعلان کیا ہے کہ امریکیوں نے ان کی پیٹھ میں چھرا گھونپا ہے، اہم نکتہ یہ ہے کہ یورپیوں کو اپنی حفاظت کو خود اپنی افواج کے ذریعے یقینی بنانے کی ضرورت ہے، نیٹو سے قطع نظر جس کا مرکزی اسپانسر امریکہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں، جب ترقی یافتہ یورپی ممالک کی سلامتی کسی دوسرے ملک کی فوجی قوت کے ہاتھ میں ہو یا اس پر منحصر ہو — حالانکہ وہ دوسری قوت اس ملک کی کھلی دشمن نہیں ہے اور اگرچہ وہ ظاہری طور پر ایک ہی گروہ کا حصہ ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان میں شدید کمی اور کمزوری ہے۔ اور یہ اس معاملے کی حقیقت ہے۔ ان میں کوئی کمی ہے۔ وہ کم ترقی یافتہ ممالک جن کی فوجیں مکمل طور پر امریکی فوج کے کنٹرول میں ہیں اور ان جیسے ممالک اس سے بھی بدتر صورتحال سے دوچار ہیں۔ اگر کوئی ملک اپنی ہنر مند ، تربیت یافتہ افواج سے اپنی حفاظت کو یقینی بنا سکتا ہے تو یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوسرے ممالک پر انحصار کرتے ہوئے ان کی حفاظت کو یقینی بنایا جائے گا وہ جان لیں کہ وہ جلد ہی [غیر ملکیوں کو اپنی حفاظت سونپنے کے لیے] بھاری قیمت ادا کریں گے۔

ممالک کے لیے ایک انتہائی تباہ کن مصیبت اس وقت پیش آتی ہے جب دوسرے ممالک ان کی سلامتی کے معاملات میں مداخلت کرتے ہیں ، ان کی جنگ اور امن کی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور اپنی پالیسیوں کو لاگو کرواتے ہیں۔ یہ ہر اس ملک کے لیے ایک بڑی تباہی ہے جو ایسی صورتحال میں ہے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے ، یہاں تک کہ یورپی ممالک جو نیٹو کی چھتری کے نیچے سانس لیتے ہیں وہ بھی آج آزادانہ طور پر آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

خدا کا شکر کریں، اسلامی جمہوریہ کی مسلح افواج نے مشکل ، انتہائی اہم امتحانات میں ثابت کیا ہے کہ وہ ملک کی سلامتی کو یقینی بناسکتی ہیں - اس کی سرحدوں کی حفاظت اور ملک کے اندر کی حفاظت دونوں۔ اس کی ایک اہم اور ابدی مثال آٹھ سالہ مقدس دفاع ہے جس کے دوران ہماری مسلح افواج نے ملک کی سلامتی کو ایک طاقتور ، معزز ، شاندار ، باوقار انداز میں محفوظ کیا اور قابض افواج کو باہر نکال دیا ، ان کو شدید نقصان پہنچایا اور فاتح کے طور پر سامنے آئے۔ "عوام کے قلعہ" کو واقعی ان سالوں میں احساس کیا گیا ہے۔

جب ہم اپنی مسلح افواج کے اقتدار کی بات کرتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے؟ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ ظاہر ہے کہ مسلح افواج کا اقتدار ان کی تربیت ، وسائل ، مختلف سائنسی ترقی ، سازوسامان اور تنظیمی نظم و ضبط پر منحصر ہے۔ یہ معاملات خود ضروری بھی ہیں اور مسلح افواج کو یقینی طور پر ان کی ضرورت ہے ، جیسا کہ دوسری تنظیموں میں ہوتا ہے بلکہ ان سے بھی زیادہ۔ تاہم، ایک اور بہت اہم عنصر ہے ، اور وہ یہ ہے کہ اچھے نظریات اور روحانیت کا ہونا اور عقائد و اخلاق میں مضبوط ہونا۔ یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے جو مسلح افواج کے اقتدار میں غیر معمولی کردار ادا کرتا ہے۔ اگر فوج میں یہ عنصر غائب ہو ، یہاں تک کہ اگر ان کے پاس کافی ہتھیار اور گولہ بارود بھی ہو، تو وہ فوج مقتدر فوج ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتیہ۔

جیسا کہ آپ نے دیکھا ، امریکی فوج - روایتی اور غیر روایتی - ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس طالبان کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے ہمارے پڑوسی ملک افغانستان میں داخل ہوئیہ وہ 20 سال تک اس ملک میں رہے لوگوں

کو قتل کرتے ، جرائم کرتے ، قبضہ کرتے ، نشہ آور ادویات کو فروغ دیتے رہے اور افغانستان کے محدود انفراسٹرکچر کو تباہ کرتے رہے۔ پھر 20 سال بعد انہوں نے حکومت طالبان کے حوالے کر دی اور چلے گئے۔ وہ طالبان کو اقتدار سے ہٹانے آئے تھے اور وہ اس دعوے کی بنیاد پر اس ملک میں 20 سال تک رہے۔ انہوں نے ان تمام جرائم کا ارتکاب کیا ، اس تمام مصیبت میں مبتلا کیا اور بہت بڑا مالی اور انسانی نقصان پہنچایا۔ لیکن آخر میں انہوں نے حکومت طالبان کے حوالے کر دی اور اپنے ملک واپس چلے گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی فوج میں ایک بنیادی ، اہم عنصر غائب تھا ، یعنی روحانی ، اخلاقی عنصر۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اور روحانیت پر توجہ دینا۔ یہ تمام ممالک کے لیے ایک سبق ہے۔

مزید یہ کہ ہمیں اس بات پر توجہ دینی چاہیے کہ یہ امریکی فوج کی فطرت ہے۔ امریکہ اور امریکہ جیسے ممالک اپنی فوجوں کے بارے میں ہالی ووڈ کی جو تصویریں بناتے ہیں وہ غلط ہیں۔ ان کی فوج کی حقیقت وہی ہے جو آپ نے حالیہ دنوں میں دیکھی ہے۔ وہ فضول دعوے کرتے ہوئے افغانستان گئے اور پھر ایسے مضحکہ خیز طریقے سے رخصت ہوئے۔ دوسرے ممالک میں بھی ان کی موجودگی کے بارے میں کم و بیش یہی حقیقت ہے۔ دوسرے ممالک میں جہاں امریکی فوج موجود ہے، اگر ان ممالک کے حکمرانوں میں انہیں نکال باہر کرنے کی ہمت نہ ہوئی ہو، تو پھر بھی وہ قومیں امریکیوں سے نفرت کرتی ہیں۔ ہر ملک میں جہاں وہ موجود ہیں - مثال کے طور پر ، مشرقی ایشیائی ممالک میں جہاں امریکی فوج کئی سالوں سے موجود ہے - ان ممالک کے لوگ ان سے نفرت کرتے ہیں۔

ویسے ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہمارے اپنے خطے میں امریکی فوج سمیت غیر ملکی فوجوں کی موجودگی تباہی اور جنگ کا باعث ہے۔ ہر ایک کو اپنی قوموں پر انحصار کرتے ہوئے اور اپنے پڑوسی ممالک کی فوجوں اور خطے کی دیگر فوجوں کے ساتھ تعاون کرکے ملکوں اور ان کی فوجوں کو آزاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ خطے کے بہترین مفاد میں ہے۔ ہمیں اور انہیں اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے بہانے غیر ملکی فوجوں کو ہزاروں میل کا سفر کرنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے جبکہ ان مسائل کا ان کی قوموں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ کہ وہ ہمارے ممالک اور ہماری فوجوں کے معاملات میں مداخلت کریں اور اپنی عسری موجودگی کو برقرار رکھیں۔ علاقائی ممالک کی فوجیں اپنے طور پر خطے کو چلا سکتی ہیں اور آپ کو دوسروں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔

ہمارے ملک کے شمال مغرب میں ہمارے کچھ پڑوسی ممالک میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں وہ ایسے معاملات ہیں جنہیں اسی منطق کا استعمال کرتے ہوئے حل کرنا چاہیے۔ یقیناً ہمارا ملک اور ہماری مسلح افواج سمجھداری سے کام کر رہی ہیں۔ تمام معاملات میں ہمارا نقطہ نظر دانشمندی کے ساتھ اقتدار، حکمت سے کام لینا ہے۔ یہ اچھا ہے کہ دوسری حکومتیں بھی دانشمندی سے کام لیں اور خطے کو سنگین مسائل کا سامنا نہ ہونے دیں۔ "جو لوگ اپنے بھائیوں کے لیے گھڑا کھودیں گے وہ سب سے پہلے خود اس میں گریں گے۔" [عربی میں بات کرتے ہوئے]

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب عزیزوں ، مسلح افواج کے معزز افسروں اور مختلف صفوں کے کمانڈروں کو کامیابی سے ہمکنار کرے گا ، اور آخر کار آپ پر، پیارے نوجوانوں کو جن کی فوج میں بڑی اور موثر موجودگی ہے، تاکہ آپ اس ملک کی خدمت کرنے ، اس نظام (اسلامی جمہوریہ) کی خدمت کرنے ، انقلاب کی خدمت کرنے اور ہمارے باایمان، وفادار لوگوں کی خدمت کرنے کا اعزاز حاصل کر سکیں اور تاکہ آپ روزانہ کی بنیاد پراپنی تیاری میں اضافہ کر سکیں۔

خوش قسمتی سے ہماری مسلح افواج کی درسگاہیں ترقی پسند درسگاہیں ہیں۔ یقینا ، یہ سب ایک ہی سطح پر نہیں ہیں۔ ان میں سے کچھ تیزی سے ، زیادہ کامیابی سے اور زیادہ موثر انداز میں آگے بڑھتے ہیں اور کچھ کو کوشش کر کے مزید امید افزا اقدامات کرنی کی ضرورت ہے۔ درسگاہوں سے جو رپورٹیں میرے پاس ہیں وہ عمومی طور پر تسلی بخش ہیں۔ جیسا کہ میں نے اپنی تقریر کے آغاز میں ذکر کیا ہے ، ایرانی قوم کو مبارکباد دی جانی چاہیے کہ آپ کے پاس نیک ، پرعزم اور بہادر نوجوان ہیں۔ ان شاء اللہ ، اللہ آپ سب کی حفاظت کرے گا اور ہمارے عزیز شہداء کو اولیائے خدا اور حضور اکرمؐ کے ساتھ محشور کرے گا۔

والسّلام علیکم و رحمة الله و برکاته